سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ ۶۲ مدینیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اٰیاتہا ۱۱ رکوعاتہا ۲
سورہ جمعہ مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی	شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے	گیارہ آیتیں ہیں اور دو رکوع

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ① هُوَ الَّذِيْ

اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ کہ ہے آسمانوں میں اور جو کچھ کہ ہے زمین میں بادشاہ پاک ذات زبردست حکمتوں والا وہی ہے جس نے

بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اٹھایا ان پڑھوں میں ایک رسول انہی میں کا پڑھ کر سناتا ہے انکو اُسکی آیتیں اور انکو سنوارتا ہے اور سکھلاتا ہے اُن کو کتاب اور عقلمندی

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ② وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

اور اس سے پہلے وہ پڑے ہوئے تھے صریح بھول میں ف۱ اور اٹھایا اس رسول کو ایک دوسرے لوگوں کے واسطے بھی انہی میں سے جو ابھی نہیں ملے ان میں ف۲ اور وہی ہے

الْحَكِيْمُ ③ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④ مَثَلُ الَّذِيْنَ

زبردست حکمت والا ف۳ یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ کا فضل بڑا ہے ف۴ مثال ان لوگوں کی جن

حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

پر لادی توریت پھر نہ اُٹھائی انہوں نے جیسے مثال گدھے کی کہ پیٹھ پر لیجلتا ہے کتابیں ف۵ بُری مثال ہے اُن لوگوں کی ف۶ جنہوں

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤

نے جھٹلایا اللہ کی باتوں کو ف۷ اور اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو ف۸

(۱) **اُمّیین کون ہیں** "اُمّیین" (ان پڑھ) عرب کو کہا۔ جن میں علم و ہنر کچھ نہ تھا نہ کوئی آسمانی کتاب تھی۔ معمولی لکھنا پڑھنا بھی بہت کم آدمی جانتے تھے۔ اُن کی جہالت و وحشت ضرب المثل تھی خدا کو بالکل بھولے ہوئے تھے، بُت پرستی، اوہام پرستی، اور فسق و فجور کا نام "ملت ابراہیمی" رکھ چھوڑا تھا اور تقریباً ساری قوم صریح گمراہی میں پڑی بھٹک رہی تھی۔

نبی اُمّی کی تعلیمات اور فرائض ناگہاں اللہ تعالیٰ نے اُسی قوم میں سے ایک رسول اُٹھایا جس کا امتیازی لقب "نبی اُمّی" ہے۔ لیکن باوجود اُمّی ہونے کے اپنی قوم کو اللہ کی سب سے زیادہ عظیم الشان کتاب پڑھ کر سناتا اور عجیب و غریب علوم و معارف اور حکمت و دانائی کی باتیں سکھلا کر ایسا حکیم و شائستہ بناتا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے حکیم و دانا اور عالم و عارف اس کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہیں (تنبیہ) اس طرح کی آیت سورہ "بقرہ" اور "آل عمران" میں گزر چکی ہے۔ وہاں کے فوائد ملاحظہ کر لیے جائیں۔

(۲) **اہل عجم کے بھی رسول ہیں** یعنی یہ ہی رسول دوسرے آنے والے لوگوں کے واسطے بھی ہے جن کو مبدأ و معاد اور شرائع سماویہ کا پورا اور صحیح علم نہ رکھنے کی وجہ سے ان پڑھ ہی کہنا چاہیئے۔ مثلاً فارس، روم، چین اور ہندوستان وغیرہ کی قومیں جو بعد کو اُمّیین کے دین اور اسلامی

Al-Jumu'ah
Brought To You By www.e-iqra.info

برادری میں شامل ہو کر اُن ہی میں سے ہو گئیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "حق تعالیٰ نے اوّل عرب پیدا کیے اس دین کے تھامنے والے پیچھے عجم میں ایسے کامل لوگ اُٹھے"۔ حدیث میں ہے کہ جب آپ سے "وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ" کی نسبت سوال کیا گیا تو سلمان فارسیؓ کے شانہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ اگر علم دین ثریا پر جا پہنچے گا تو اس کی قوم فارس کا مرد وہاں سے بھی لے آئیگا۔ شیخ جلال الدین سیوطیؒ وغیرہ نے تسلیم کیا ہے کہ اس پیشین گوئی کے بڑے مصداق حضرت امام اعظم ابوحنیفہ النعمان ہیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

(۳) جس کی زبردست قوت و حکمت نے اس جلیل القدر پیغمبر کے ذریعہ سے قیامت تک کے لیے عرب و عجم کی تعلیم و تزکیہ کا انتظام فرمایا: صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۴) اس اُمّت پر اللہ کا فضل | یعنی رسول کو یہ بڑائی دی اور اس اُمّت کو اتنے بڑے مرتبہ والا رسول دیا۔ فللہ الحمد والمنۃ علیٰ ما انعم۔ چاہئے کہ مسلمان اس انعام و اکرام کی قدر پہچانیں، اور حضورؐ کی شان تعلیم و تزکیہ سے مستفید و منتفع ہونے میں کوتاہی نہ کریں۔ آگے عبرت کے لیے یہود کی مثال بیان فرماتے ہیں جنہوں نے اپنی کتاب اور پیغمبر سے استفادہ کرنے میں سخت غفلت اور کوتاہی برتی۔

(۵) تورات پر عمل نہ کرنے والے گدھے کی مثل ہیں | یعنی یہود پر "تورات" کا بوجھ رکھا گیا تھا، اور وہ اس کے ذمہ دار ٹھہرائے گئے تھے۔ لیکن انہوں نے اس کی تعلیمات و ہدایات کی کچھ پروا نہ کی نہ اس کو محفوظ رکھا، نہ دل میں جگہ دی، نہ اس پر عمل کر کے اللہ کے فضل و انعام سے بہرہ ور ہوئے۔ بلاشبہ تورات جس کے یہ لوگ حامل بنائے گئے تھے، حکمت و ہدایت کا ایک ربانی خزینہ تھا، مگر جب اس سے منتفع نہ ہوئے تو وہ ہی مثال ہو گئی ؎ نہ محقق شدی نہ دانشمند ۔۔ چار پائے بروکتابے چند۔ ایک گدھے پر علم و حکمت کی پچاسوں کتابیں لاد دو اُس کو بوجھ میں دبنے کے سوا کوئی فائدہ نہیں۔ وہ تو صرف ہری گھاس کی تلاش میں ہے۔ اس بات سے کچھ سروکار نہیں رکھتا کہ پیٹھ پر لعل و جواہر لدے ہوئے ہیں۔ یا خزف و سنگریزے۔ اگر محض اسی پر فخر کرنے لگے کہ دیکھو! میری پیٹھ پر کیسی کیسی عمدہ اور قیمتی کتابیں لدی ہوئی ہیں لہٰذا میں بڑا عالم اور معزز ہوں تو یہ اور زیادہ گدھا پن ہوگا۔

(۶) یعنی بُری قوم ہے وہ جس کی مثال یہ ہے۔ اللہ ہم کو پناہ میں رکھے۔

(۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے تورات وغیرہ میں جو بشارات نبی آخر الزماں کی دی تھیں اور جو دلائل و براہین آپ کی رسالت پر قائم کیں، اُن کو جھٹلانا آیات اللہ کو جھٹلانا ہے۔

(۸) یعنی ایسے معاند، ہٹ دھرم، بے انصاف لوگوں کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِیَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ

تو کہہ اے یہودی ہونے والو اگر تم کو دعویٰ ہے کہ تم دوست ہو اللہ کے سب لوگوں کے سوائے تو مناؤ[1] اپنے مرنے کو

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝۶ وَلَا یَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ۝۷

اگر تم سچے ہو اور وہ کبھی نہ منائینگے اپنا مرنا اُن کاموں کی وجہ سے جنکو آگے بھیج چکے ہیں انکی اور اللہ کو خوب معلوم ہیں سب گنہگار ۹

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ

تو کہہ موت وہ[2] جس سے تم بھاگتے ہو وہ تم سے ضرور ملنے والی ہے پھر تم پھیرے جاؤ گے اس چھپے اور کھلے جاننے والے کے پاس

[1] آرزو کرو اپنے مرنے کی۔ [2] وہی۔

Al-Jumu'ah
Brought To You By www.e-iqra.info

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا

پھر جتلا دیگا تم کو جو تم کرتے تھے ف۱۰ اے ایمان والو جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے دن تو دوڑو

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝٩ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ

اللہ کی یاد کو اور چھوڑ دو خرید و فروخت ف۱۱ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے ف۱۲ پھر جب تمام ہو چکے نماز

فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝١٠ وَ

تو پھیل پڑو زمین میں اور ڈھونڈو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت سا تاکہ تمہارا بھلا ہو ف۱۳ اور

اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِۨانْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ

جب دیکھیں سودا بکتا یا کچھ تماشا متفرق ہو جائیں اُس کی طرف اور تجھ کو چھوڑ جائیں کھڑا تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے سے

وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝١١

اور سوداگری سے اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا ف۱۴

(۹) **یہود کی ولایت کا جھوٹا دعویٰ** یعنی اس گدھے پن اور جہل و حماقت کے باوجود دعویٰ یہ ہے کہ بلا شرکت غیرے ہم ہی اللہ کے دوست اور ولی، اور تنہا جنت کے حقدار ہیں۔ بس دنیا سے چلے اور جنت میں پہنچے۔ لیکن اگر واقعی دل میں یہ ہی یقین ہے اور اپنے دعوے میں سچے ہیں تو ضرور تھا کہ دنیا کے مکدر عیش سے دل برداشتہ ہو کر محبوب حقیقی کے اشتیاق اور جنت الفردوس کی تمنا میں مرنے کی آرزو کرتے۔

موت کی تمنا کروا کر سچے ہو جس کو یقیناً معلوم ہو جائے کہ میرا اللہ کے ہاں بڑا درجہ ہے اور کوئی خطرہ نہیں وہ بیشک مرنے سے خوش ہوگا اور موت کو ایک پُل سمجھیگا جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے اُس کی زبان پر تو یہ الفاظ ہونگے "غداً نلقی الاحبۃ محمداً وحزبہ" اور "یا حبذا الجنۃ واقترابہا * طیبۃ وبارد شرابہا" اور "حبیب جاء علی فاقۃ" اور "یا بنی لا یبالی ایوک سقط علی الموت ام سقط علیہ الموت" وغیر ذلک۔

اولیاء اللہ اور موت کا اشتیاق یہ اُن اولیاء اللہ کے کلمات ہیں جو دنیا کی کسی سختی یا مصیبت سے گھبرا کر نہیں، خالص لقاء اللہ اور جنت کے اشتیاق میں موت کی تمنا رکھتے تھے، اور اُن کے افعال و حرکات خود شہادت دیتے تھے کہ موت اُن کو دنیا کی تمام لذائذ سے زیادہ لذیذ ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم "لوددت انی اُقتل فی سبیل اللہ ثم اُحیی ثم اُقتل" اس کے بالمقابل ان جھوٹے مدعیوں کے افعال و حرکات پر نظر ڈالو کہ ان سے بڑھ کر موت سے ڈرنے والا کوئی نہیں۔ وہ مرنے کا نام سُن کر گھبراتے اور بھاگتے ہیں، اس لیے نہیں کہ زیادہ دن زندہ رہیں تو زیادہ نیکیاں کمائیں گے۔ محض اس لیے کہ دنیا کی حرص سے اُن کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا اور دل میں سمجھتے ہیں کہ جو کرتوت کیے ہیں یہاں سے چھوٹتے ہی اُن کی سزائیں پکڑ لے جائیں گے۔ غرض اُن کے تمامی افعال و اطوار سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ وہ ایک لمحہ کے لیے موت کی آرزو نہیں کر سکتے۔ اور ممکن تھا کہ اُس زمانہ کے یہود قرآن کے اس دعوے کو جھٹلانے کے لیے جھونٹ مونٹ زبان سے موت کی تمنا کرنے لگتے، مگر اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت بھی ان کو نہ دی۔ روایات میں ہے کہ اگر (ان میں سے) کوئی یہودی موت کی تمنا کر گزرتا تو اُسی وقت گلے میں اُچھو لگ کر ہلاک ہو جاتا۔ (تنبیہ) اس مضمون کی آیت سورہ "بقرہ" میں گزر چکی ہے، اُس کے فوائد دیکھ لیے جائیں۔ بعض سلف کے نزدیک "تمنی موت" کا مطلب مباہلہ تھا۔ یعنی معاندین یہود سے کہا گیا کہ اگر وہ واقعی اپنے اولیاء ہونے کا یقین رکھتے ہیں اور مسلمانوں کو باطل پر سمجھتے ہیں تو تمنا کریں کہ فریقین میں جو جھوٹا ہو، مر جائے۔ لیکن وہ کبھی ایسا نہ کریں گے کیونکہ اُن کو اپنے کذب و ظلم کا یقین حاصل ہے

Al-Jumu'ah
Brought To You By www.e-iqra.info

ابن کثیرؒ اور ابن قیمؒ وغیرہ نے یہی توجیہہ اختیار کی ہے واللہ اعلم۔

(۱۰) **موت سے فرار ممکن نہیں** یعنی موت سے ڈر کر کہاں بھاگ سکتے ہو ہزار کوشش کرو، مضبوط قلعوں میں دروازے بند کر کے بیٹھ رہو، وہاں بھی موت چھوڑنے والی نہیں۔ اور موت کے بعد پھر وہ ہی اللہ کی عدالت ہے اور تم ہو (ربط) یہود کی بڑی خرابی یہ تھی کہ کتابیں پیٹھ پر لدی ہوئی ہیں، لیکن اُن سے منتفع نہیں ہوتے دین کی بہت سی باتیں سمجھتے بوجھتے، پر دنیا کے واسطے چھوڑ بیٹھتے۔ دنیا کے دھندوں میں منہمک ہو کر اللہ کی یاد اور آخرت کے تصور کو فراموش کر دیتے، ایسی روش سے ہم کو منع کیا گیا۔ جمعہ کا تقید بھی ایسا ہی ہے کہ اس وقت دنیا کے کام میں نہ لگو بلکہ پوری توجہ اور خاموشی سے خطبہ سُنو اور نماز ادا کرو۔ حدیث میں ہے کہ جو کوئی خطبہ کے وقت بات کرے وہ اُس گدھے کی طرح ہے جس کتابیں لدی ہوں" یعنی اُس کی مثال یہود کی سی ہوئی۔ العیاذ باللہ۔

(۱۱) **اذان جُمعہ کی اہمیت اور احکام** حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ ہر اذان کا یہ حکم نہیں، کیونکہ جماعت پھر بھی ملیگی۔ اور جمعہ ایک ہی جگہ ہوتا تھا، پھر کہاں ملیگا" اور اللہ کی یاد سے مُراد خطبہ ہے اور نماز بھی اُس کے عموم میں داخل ہے۔ یعنی ایسے وقت جائے کہ خطبہ سُنے۔ اس وقت خرید و فروخت حرام ہے۔ اور "دوڑنے" سے مراد پورے اہتمام اور مستعدی کے ساتھ جانا ہے۔ بھاگنا مراد نہیں (تنبیہ) "نُوْدِیَ" سے مراد قرآن میں وہ اذان ہے جو نزول آیت کے وقت تھی یعنی جو امام کے سامنے ہوتی ہے۔ کیونکہ اُس سے پہلے اذان بعد کو حضرت عثمان کے عہد میں صحابہ کے اجماع سے مقرر ہوئی ہے۔ لیکن حرمت بیع میں اس اذان کا حکم بھی مثل حکم اذان قدیم کے ہے کیونکہ اشتراک علت سے حکم میں اشتراک ہوتا ہے۔ البتہ اذان قدیم میں یہ حکم منصوص و قطعی ہوگا اور اذان حادث میں یہ حکم مجتہد فیہ اور ظنی رہیگا۔ اس تقریر سے تمام علمی اشکالات مرتفع ہو گئے۔ نیز واضح رہے کہ "یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا" یہاں "عام مخصوص منہ البعض" ہے، کیونکہ بالاجماع بعض مسلمانوں (مثلاً مسافر و مریض وغیرہ) پر جمعہ فرض نہیں۔

(۱۲) ظاہر ہے کہ منافع آخرت کے سامنے دنیوی فوائد کیا حقیقت رکھتے ہیں۔

(۱۳) **جُمعہ کے بعد روزی کی تلاش** حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "یہود کے ہاں عبادت کا دن ہفتہ تھا، سارا دن سودا منع تھا اس لیے فرما دیا کہ تم نماز کے بعد روزی تلاش کرو اور روزی کی تلاش میں بھی اللہ کی یاد نہ بھولو۔

(۱۴) **لہو و تجارت پر مسلمانوں کو تنبیہہ** ایک مرتبہ جمعہ میں حضرت خطبہ فرما رہے تھے، اُسی وقت تجارتی قافلہ باہر سے غلّہ لے کر آ پہنچا۔ اُس کے ساتھ اعلان کی غرض سے نقارہ بجتا تھا۔ پہلے سے شہر میں اناج کی کمی تھی۔ لوگ دوڑے کہ اُس کو ٹھہرائیں (خیال کیا ہوگا کہ خطبہ کا حکم عام وعظوں کی طرح ہے جس میں سے ضرورت کے لیے اُٹھ سکتے ہیں نماز پھر آ کر پڑھ لیں گے۔ یا نماز ہو چکی ہوگی جیسا کہ بعض کا قول ہے کہ اُس وقت نماز جمعہ خطبہ سے پہلے ہوتی تھی۔ بہرحال خطبہ کا حکم معلوم نہ تھا) اکثر لوگ چلے گئے۔ حضرت کے ساتھ بارہ آدمی (جن میں خلفاء راشدین بھی تھے) باقی رہ گئے اس پر یہ آیت اُتری۔ یعنی سوداگری اور دنیا کا کھیل تماشا کیا چیز ہے، وہ ابدی دولت حاصل کرو جو اللہ کے پاس ہے اور جو پیغمبر کی صحبت اور مجالس ذکر و عبادت میں ملتی ہے۔ باقی قحط کی وجہ سے روزی کا کھٹکا جس کی بنا پر تم اُٹھ کر چلے گئے، سو یاد رکھو روزی اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ ہی بہترین روزی دینے والا ہے اس مالک کے غلام کو یہ اندیشہ نہیں ہونا چاہیئے۔ اس تنبیہ و تادیب کے بعد صحابہ کی شان وہ تھی جو سورہ "نور" میں ہے "رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللّٰهِ (تنبیہ) "لہو" کہتے ہیں ہر اُس چیز کو جو اللہ کی یاد سے مشغول کر دے۔ جیسے کھیل تماشہ۔ شاید اس نقارہ کی آواز کو "لہو" سے تعبیر فرمایا ہو۔

تم سورۃ الجمعہ۔ فللہ الحمد والمنہ

Al-Jumu'ah
Brought To You By www.e-iqra.info